بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۹ فتح ۱۳۴۴ھش — ۵ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ — ۲۹ دسمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۹۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے

تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور یہ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جاوے۔ تقوےٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں کچھ حصہ نہیں ہوتا اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے کہ اس پر اچھی طرح سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دے اور دل میں کینہ ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑ دے۔

پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو اور اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔"

(تقریروں کا مجموعہ ۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۸ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

○ ربوہ ۲۸ دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ ٹیلیفون کی خرابی کے باعث آج صبح آپ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ لاہور ۲۸ دسمبر۔ محترم نصیر الحق صاحب (۱۴۶ ایف سمن آباد لاہور) عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بوجہ پیرانہ سالی بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین

○ ربوہ ۲۸ دسمبر۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بی اے بی ایس سی ایم ایڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ جلسہ سالانہ کے بعد سے دوبارہ شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ ہر وقت پیٹ میں شدید درد اور بے چینی کی تکلیف رہتی ہے۔ درد میں گاہے گاہے افاقہ ہوتا ہے لیکن معمولی مسلسل تکلیف کے باعث کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکرم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور درد دل سے دعا فرمائیں۔ (سلمان احمد ربوہ)

○ اس سال شعبہ تربیت کی سکیم میں یہ بات خصوصی طور پر رکھی گئی ہے کہ مجالس میں حسب ضرورت زیادہ سے زیادہ تعداد میں مساجد و مراکز نماز قائم کئے جائیں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں تمام قائدین و عہدیداران مجالس مقامی کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دس جنوری ۱۹۶۶ء سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے مرکز کو مطلع کریں۔ تاکید ہے۔

(۱) تعداد کل خدام (۲) تعداد مساجد و دیگر مراکز نماز (۳) تعداد خدام جو مساجد یا مراکز نماز سے دور رہتے ہیں (۴) تمام علاقہ جات جہاں مراکز نماز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو آمین

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۵ء

خلافت ایک انعام ہے

خلیفہ کے لغوی معنی بعد میں آنے والے کے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں لغوی معنے کے علاوہ خاص اصطلاحی معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس سے لفظ خلافت مشتق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ

یہاں خلیفہ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے زمین پر حکم عطا کیا تھا دوسری جگہ حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انا جعلنٰک خلیفۃً فی الارض

ان دونوں جگہوں میں خلیفہ کا لفظ قریباً ایک ہی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی زمین پر خلافت عطا کی۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی عطا کی۔

اسی معنی میں آیہ استخلاف میں لیستخلفنّھم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنّھم

یعنی اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے اس پر ایمان لائیں اور اعمال صالحہ بجا لائیں کہ وہ ان میں خلافت قائم کرے گا۔

تقریباً انہی معنوں میں یہ لفظ مندرجہ ذیل آیات میں بھی استعمال ہوا ہے

وھو الذی جعلکم خلائف الارض (انعام ۱۶۶)

ھو الذی جعلکم خلائف فی الارض (فاطر ۴۰)

ثم جعلنٰکم خلائف فی الارض (یونس ۱۵)

اس سے ظاہر ہے کہ اول یہ کہ خلیفہ اللہ تعالےٰ ہی بناتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ کسی قوم کو خلافت بطور انعام کے ملتی ہے اور انعام اسی وقت ملتا ہے جب کار نمایاں دکھایا جاوے۔ یونہی کسی کو انعام نہیں ملتا۔ اس کی وضاحت اللہ تعالےٰ نے آیۂ استخلاف میں فرما دی ہے۔ جہاں بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تم میں سے صرف ان لوگوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ جو خلافت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو مناسب حال اعمال بجا لاتے ہیں۔ اسی آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ومن کفر بعد ذالک فاؤلٰئک ھم الفاسقون (نور ۵۶)

یعنی جو لوگ قیام خلافت کے بعد اس کا انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

پھر اسی آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ کسی قوم یا جماعت میں خلافت کے قیام و استحکام کے لئے کن باتوں کی ضرورت ہے فرماتا ہے

واقیموا الصلٰوۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون

یعنی اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسولؐ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔

اس سے واضح ہے کہ اگر کوئی قوم یا جماعت جس کو خلافت کی نعمت عطا ہوتی ہے۔ ان میں سے اگر کچھ لوگ خلافت سے انکار کر دیں یا اعمال صالحہ بجا لانا چھوڑ دیں تو دونوں صورتوں میں وہ اس نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں اور اگر اکثریت ایسے لوگوں کی ہو جائے تو وہ قوم یا جماعت معتوب ہو جاتی ہے۔ اور ان برکات کی حامل نہیں رہتی۔ جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اس نعمت سے سرفراز کیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جماعت نے متفقہ طور پر خلیفہ تسلیم کر لیا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق خلافت کا قیام ہوا۔ مگر بعد میں بعض لوگوں نے اس سے انکار کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ خلافت المسیح الثانیہ کے وقت وہ لوگ جماعت سے الگ ہوئے اور خلافت کی برکات سے محروم ہو گئے۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے جماعت کی اکثریت کو خلافت سے وابستہ رکھا ہے اور جماعت خلافت کی برکات سے متمتع ہو رہی ہے۔ مگر جماعت کو اس امر سے غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ برکات اسی وقت تک جاری رہیں گی جب تک ہم خلافت پر محکم ایمان رکھیں گے۔ اور اسلام کے احکام نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کو احسن طریق بجا لاتے رہیں گے۔ اس لئے یہ بڑا مقام خوف ہے اور ہمیں چاہیئے کہ پوری طرح اسلامی احکام کی پابندی کو اپنا شعار بنائیں اور ان کمزوریوں کو جلد از جلد دور کریں۔ جو ہم میں راہ پانے کی کوشش کریں۔ ہر رکن جماعت اس کا ذمہ دار ہے کیونکہ قوم افراد ہی سے بنتی ہے۔ جماعت ایک آئینہ ہوتی ہے جس میں افراد کے اعمال اجتماعی طور پر منعکس ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اعمال کمزور ہوں گے تو انعکاس بھی کمزور ہوگا۔

اللہ تعالےٰ نے اب تیسری بار ہم پر انعام کیا ہے اور خلافت المسیح الثالث قائم کر کے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جو انعام اس طرح ہم تک پہنچا ہے اس کو کسی طرح ذرا سا بھی ضائع نہ ہونے دیں اور پہلے سے بھی بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے اس انعام سے مستفیض ہونے کے لئے خلیفۂ وقت کی اطاعت پوری طرح کریں تا کہ ہماری اولادیں اور ان کی اولادیں قیامت تک اس انعام سے متمتع ہوتی رہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ یہ خلافت قیامت تک قائم رہے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ العزیز والحکیم۔

امریکی عوام کا مطالبہ

امریکہ کے عوام نے وسیع پیمانہ پر امریکہ کی ویٹ نام میں جنگ بازی کے خلاف مظاہرے کئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ کا جنوبی ویٹ نام کی مدد کے لئے جانا خلاف قانون ہے۔ اس پر امریکہ کے صدر نے ۱۳ ماہرین قانون کی متفقہ رائے طلب کی تھی جو ملک میں اعلےٰ قانون دان سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ دیا ہے کہ بین الاقوامی قانون اور انجمن اقوام متحدہ کے چارٹر کے رو سے امریکہ کا مدد دینا جائز ہے۔ ماہرین نے اپنے فیصلہ کی بنیاد ان چار چیزوں پر رکھی ہے۔

۱۔ جنوبی ویٹ نام ایک مسلمہ ریاست ہے۔

۲۔ ہر ریاست کا بنیادی حق ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح اپنا دفاع کرے۔ یو این او کا چارٹر اس حق کو تسلیم کرتا ہے۔

۳۔ شمالی ویٹ نام کی کارروائی مسلح جارحیت ہے۔

۴۔ جنوبی ویٹ نام اپنے دفاع کے لئے کسی بھی قوم سے فوجی مدد مانگنے کا حقدار ہے اور ایسی مدد دینا جارحیت نہیں ہے۔

یہ قانونی گورکھ دھندا ہے جس کی رو سے امریکہ ہزاروں میل سے آ کر دو ہمسائے ملکوں کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ امریکی عوام کی تسلّی کے لئے یہ قانونی فیصلہ کافی ہے۔ امریکی عوام کا مطالبہ تو یہ ہے کہ امریکہ اس قانون سے ویٹ نام میں اتنی خونریزی اور امریکی جان و مال کی اتنی تباہی کا باعث ہو رہا ہے۔ اگر امریکہ دخل اندازی نہ کرے تو کیا پھر بھی ایسا ہوگا۔ یا نتیجہ اس کے برعکس ہوگا۔ کیا ایسا فعل کر کے امریکہ اپنے عوام کے سامنے مجرم نہیں ہے؟

ممبران حج سکیم کی اطلاع کیلئے ضروری اطلاع

جملہ ممبران حج سکیم کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد رمضان صاحب کا نام خدام الاحمدیہ کی حج سکیم کی قرعہ اندازی میں نکلا ہے اور ان کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مبلغ آٹھ صد روپیہ صرف بطور نصف خرچ کے دیا جا رہا ہے تا کہ اگر حکومت کے قوانین کے مطابق حکومت کی قرعہ اندازی میں بھی ان کا نام نکل آئے تو وہ بقیہ حج کا خرچ خود اٹھا کر حج کے لئے جا سکیں۔

نیز ممبران حج سکیم کو یہ بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ امسال کل سات درخواستیں موصول ہوئی تھیں جن کو حج سکیم اور حکومت کے قوانین کے مطابق قرعہ اندازی میں شامل کیا جا سکتا تھا باقی چار درخواستوں پر قوانین کی رو سے غور نہیں کیا جا سکتا تھا۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

روزے روحانی زہروں کو دور کرتے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ یکم جولائی سنہ ۱۹۴۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
دوستوں کو معلوم ہے کہ

رمضان کا مہینہ

ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے اور یہ اشغال اسے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹہ تک مختلف دینی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آجاتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کو یاد کر لیتا ہے اور اس سے پچھلا

زنگ دُور ہو جاتا ہے

پھر وہ دوبارہ اَور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے اُس کا وہ زنگ بھی دُور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دُور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دُور کرتا ہے۔
دُنیا میں

مختلف قسم کے زہر

ہوتے ہیں۔ بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے۔ وہ انسان کی صحت میں خارج نہیں ہوتا لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے۔ روزانہ نمازوں سے جو زہر دُور ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے۔ یہ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملین پسینہ آور اور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گندہ کرتے رہتے ہیں۔ نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مخفی رہتا ہے اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ

ہمارا روحانی طبیب

یعنی خدا تعالےٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دُور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دُور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف ماء الجبن دیتے تھے۔ اس کے علاوہ کوئی غذا انہیں دیتے تھے۔ اس کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے کہ سال بھر کے زہر نکل گئے اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کرے گا اسی طرح خدا تعالےٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دُور کرنے کے لئے رکھا ہے یعنے ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دُور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھ دی ہیں اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دُور کرنے کے لئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے۔
دنیا میں انسان پر

ابتلاء آتے ہیں

وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے خدا تعالےٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلاءٔ مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے۔ اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے تو خدا تعالےٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق بھی خدا تعالےٰ نے

یہی اصول مقرر فرمایا ہے

بندہ جب خود ابتلاء لے آتا ہے یعنے وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت خدا تعالےٰ اسے روزے سے معاف کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ بعد میں روزے رکھ لینا لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دُور کرنے کے لئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہیں کیونکہ اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لئے

ہلاکت کا موجب

ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا۔ اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائے گی کہ اگر خدا تعالےٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا۔ جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں

کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالےٰ پر احسان کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کوئی نہیں۔ جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر یہ خیال کرے کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا ڈاکٹر اسے جلاب دے اور وہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ یا وہ اسے کونین کھلائے اور وہ خیال

کرے کہ اسنے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ اس سے زیادہ احمق اور کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو وہ بہرحال معالج کا مریض پر احسان ہے۔ اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے۔ بہرحال اللہ تعالٰے کا ہم پر احسان ہے کیونکہ اس سے روحانی زہروں کو دُور کر کے

خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت

پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اسنے اسے روحانی گندوں کے دُور کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے۔ جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے۔ اگر اسے فاقہ نہ دیا جاتا تو اس کی بیس بائیس سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اسی طرح

رمضان کے روزے

ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا تو اس کی روحانیت مر جائیگی اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں۔ اس دُنیا کی زندگی تو عارضی ہے۔ اصل اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے۔ اگر وہ برباد ہو گئی تو کیا فائدہ؟ پس ہمیں

اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے

اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اتنے ہی ہمارے وہ زہر دُور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری روحانی زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔

درخواستِ دُعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ بعارضہ کھانسی دمہ وغیرہ بہت بیمار ہیں اور بوجہ پیرانہ سالی ضعف اور کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد سیالکوٹی حبیب کلاتھ ہاؤس ربوہ)

پیمانِ شاعر ــــ رُوحِ مصلح موعودؓ سے

(مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ لاہور)

مکرم ثاقب صاحب زیروی نے اپنی یہ نظم ۳۰ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے قبل خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔

تُو نے کی مشعلِ احساس فروزاں پیارے ۔ دل بھلا کیسے بھلا دے ترا احساں پیارے

رُوحِ پژمردہ کو ایماں کی جلائیں بخشیں ۔ اور انوار سے دھو ڈالے دل و جاں پیارے

ولولوں نے ترے ڈالی مہ و انجم پہ کمند ۔ تُو نے کی سطوتِ اسلام درخشاں پیارے

اب وہی دینِ محمدؐ کی قسم کھاتے ہیں

تھے جو مشہور کبھی دُشمنِ ایماں پیارے

پہلے بخشا مرے بہکے ہوئے نغموں کو گداز ۔ پھر مری رُوح پہ کی درد کی افشاں پیارے

مجھ کو بھولے گی کہاں وہ تری بھرپور نگاہ ۔ جگمگا اُٹھتا تھا جب فکر کا ایواں پیارے

اب نگاہیں تجھے ڈھونڈیں بھی تو کیسے پائیں ۔ جانے کب پائے سکوں پھر دلِ ویراں پیارے

کون افلاک پہ لے جائے یہ رودادِ الم ۔ تیرا متوالا ابھی تک ہے پریشاں پیارے

رُوح پھرتی ہے بھٹکتی ہوئی ویرانوں میں

دِل ہے نیرنگیٔ افلاک پہ حیراں پیارے

شُکر ایزد تری آغوش کا پالا آیا ۔ اپنے دامن میں لئے دولتِ عرفاں پیارے

فکر میں جس کے مرا یت تری تخئیل کی ضَو ۔ گفتگو میں بھی وہی حُسن نمایاں پیارے

جس کی ہر ایک ادا نافلۃ لک کی دلیل ۔ جس کی ہر ایک نوا درد کا عنواں پیارے

دیکھ کر اُس کو لگی دِل کی بُجھا لیتا ہوں ۔ آنے والے پہ نہ کیوں جان ہو قرباں پیارے

تیری اِس شمع کا پروانہ صفت ہوگا طواف

تیرے ثاقب کا ہے اب تُجھ سے یہ پیماں پیارے

مَنْ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی من ابواب الجنّۃ یا عبد اللہ ھذا خیرٌ فمن کان من اھل الصلاۃ دعی من باب الصّلاۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصّیام دعی من باب الرّیّان ومن کان من اھل الصّدقۃ دعی من باب الصّدقۃ فقال ابوبکرٍ رضی اللہ عنہ بابی انت وامّی یا رسول اللہ ما علیٰ من دعی من تلک الابواب من ضرورۃٍ فھل یدعیٰ احدٌ من تلک الابواب کلّھا قال نعم وارجو ان تکون منھم۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں دو جوڑے تقسیم کرے (یعنی دو درہم یا دو دینار یا دو کپڑے وغیرہ) تو وہ جنّت کے دروازوں سے بُلایا جائے گا (فرشتے کہیں گے) اے اللہ کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے (اس میں سے آ) پھر جو کوئی نماز والوں میں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پُکارا جائے گا اور جو کوئی جہاد والوں میں سے ہوگا جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو کوئی روزہ والوں میں سے ہوگا وہ ریّان دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو کوئی صدقہ والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازہ سے پکارا جائے گا" حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جو شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا اُسے تو پھر کوئی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ کیا کوئی شخص ان تمام دروازوں سے پُکارا جائیگا؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں۔ اور مَیں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہوگے۔"

جماعتِ احمدیہ کے ۷۴ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء ـــــ دوسرا اجلاس

(۲)

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب کے بعد محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے ایک معرکتہ الآراء تقریر فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "اسلام کا عالمگیر غلبہ" آپ نے آغاز کار اس امر پہ روشنی ڈالی کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اس بات پر متفق ہیں کہ آخری زمانہ میں جس میں مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کا ظہور مقدر ہے اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ آپ نے آئمہ سلف اور مفسرین قرآن مبین کے حوالوں سے ثابت کیا کہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ میں تمام دوسرے ادیان پر اسلام کے جس غلبہ کا ذکر ہے وہ کامل طور پر مسیح موعودؑ اور مہدی مسعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا مقدر ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ غلبہ اسلام کے ایک دفعہ انحطاط پذیر ہو کر انتہائی ضعف کی حالت کو پہنچنے کے بعد ملنا تھا جیسا کہ حدیث بدأ الاسلام غریبًا و سیعود غریبًا کما بدئ میں بیان کردہ پیشگوئی سے ظاہر ہے۔ چنانچہ انیسویں صدی عیسوی میں اسلام کا یہ انحطاط و زوال اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ تمام اسلامی سلطنتیں ایک ایک کرکے صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئیں اور ان کی بجائے دنیا میں ہر جگہ مغربی طاقتوں کی وسیع و عریض سلطنتیں معرض وجود میں آگئیں حتیٰ کہ عیسائی پادری ہی نہیں بلکہ خود مسلمان بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اب اسلام چند روز کا مہمان ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے بکثرت عیسائی پادریوں اور مسلمان زعماء کے حوالے پیش کرکے اسلام کی انتہائی غربت کا درد انگیز نقشہ پیش کیا۔

محترم شمس صاحب نے آگے چل کر بتایا کہ عین اس زمانہ میں جبکہ عیسائی طاقتیں کرۂ ارض پر چھائی ہوئی تھیں اور عیسائیت باقی دنیا کی طرح خود ہندوستان میں زور شور سے پھیل رہی تھی اور عیسائیوں نے اپنی کامیابیوں کے ملند بانگ دعاوی کرکے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا اور اسی طرح ہندوستان میں آریہ سماج اور برہمو سماج کی تحریکیں زور پکڑ کر اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے پر تلی ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ادیان باطلہ کے حملوں سے بچانے اور اسے از سر نو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ آپ نے دنیا کو مخاطب کرکے اعلان فرمایا کہ آجکل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں اور اپنی اپنی جگہ یہ دعوے کر رہے ہیں کہ ان کا مذہب ساری دنیا میں پھیل کر تمام دوسرے مذاہب پر غالب آجائیگا۔ لیکن یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں۔ اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا۔ اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی غرض سے دنیا میں مبعوث فرمایا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے صرف یہ دعویٰ ہی نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ نے سچے، زندہ، کامل اور عالمگیر مذہب کے کچھ معیار پیش کرکے ثابت کیا کہ صرف اسلام ہی ایک سچا، زندہ، کامل اور عالمگیر مذہب ہے۔ باقی مذاہب ان معیاروں پر پورے نہیں اترتے ان کا اسلام کے آگے نابود ہونا ایک قطعی اور یقینی امر ہے۔ جس کا خدا آسمان پر اب فیصلہ کر چکا ہے۔ چنانچہ محترم شمس صاحب نے غلبہ اسلام سے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی نہایت عظیم الشان پیشگوئیاں جو خدائی بشارات پر مشتمل ہیں پیش کرکے اس زمانہ میں ان کا پورا ہونا بڑی وضاحت سے ثابت کیا۔

اس ضمن میں آپ نے زندہ اور کامل مذہب کے اس اصول کو بھی وضاحت سے پیش فرمایا کہ وہ دین زندہ اور کامل مذہب کہلانے کا مستحق ہوگا جو ہر زمانہ میں تازہ آسمانی نشان دکھائے اور ایسی پیشگوئیوں کے نمونے پیش کرے جو محض خدا کے علم سے مخصوص ہوں تا ان کا وقوع اس بات کی دلیل ہو کہ وہ مذہب سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے اور اس کے پیروؤں کا زندہ خدا سے تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اسلام کو سچا زندہ اور کامل دین ثابت کرنے کے لئے قیام پاکستان، ہجرت، پاکستان کی حفاظت اس کے استحکام اور ترقی سے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی متعدد پیشگوئیاں بیان کر کے علی الخصوص پاکستان پر بھارت کے حملہ اور بھارت کی عبرتناک شکست اور پاکستان کی فتح و نصرت کے حالیہ واقعات میں ان پیشگوئیوں کے آب و تاب کے ساتھ پورا ہونے پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی آپ کی تقریر کا یہ حصہ خاص طور پر بہت دلچسپ اور ایمان افروز تھا۔ جسے سامعین نے بہت توجہ انہماک اور جذبہ و جوش کی حالت میں سنا۔

آخر میں آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبوی کی رو سے ثابت فرمایا کہ اسلام کا یہ غلبہ، جس کے آثار دنیا میں عیسائیت کے زوال پذیر ہونے اور دوسرے مذاہب کے رفتہ رفتہ نابود ہونے کی شکل میں ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ظاہری قوت توپوں اور آتشیں اسلحہ کے ذریعہ نہیں بلکہ محبت و آشتی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے ذریعہ ہوگا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی کے بموجب آپ کی بعثت کے بعد تین صدیوں کے اندر اندر کلی طور پر ظاہر ہو جائیگا اس وقت دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

غلبۂ اسلام کے واضح آثار نیز عیسائیت آریہ سماج اور برہمو سماج کے زوال و انحطاط کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے محترم شمس صاحب نے فرمایا کیا یہ سب باتیں جو آج سے نصف صدی قبل تک ناممکن نظر آتی تھیں۔ اب پوری نہیں ہو رہیں۔ وہ سلطنت برطانیہ جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا تھا اور اس وسیع سلطنت کو الوہیت یسوع کی صداقت کی دلیل گردانا جاتا تھا۔ وہ سلطنت کہاں گئی۔ کیا وہ آج ایک جزیرہ میں محدود ہو کر نہیں رہ گئی اسی طرح دوسری عیسائی طاقتوں کی وسیع و عریض سلطنتیں کیا ختم ہو کر نہیں رہ گئیں اور خود اہل مغرب کا عیسائیت پر سے ایمان متزلزل ہو کر نہیں رہ گیا۔ اس کے ثبوت میں آپ نے خود عیسائی پادریوں اور مصنفین کے متعدد حوالے پیش کرکے عیسائیت کے دنیا میں زوال پذیر ہونے کا واضح ثبوت فراہم کیا۔ اسکے بالمقابل آپ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے زمین کے کناروں تک پھیلنے، مشنوں کے قیام مساجد کی تعمیر، اسلامی سکولوں اور ہسپتالوں کے اجراء، دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت اور اس کے نہایت خوشکن نتائج کا ذکر کرکے بتایا کہ آج دنیا کے دور دراز علاقوں تک غلبۂ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم ہو چکی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے کہ جب دنیا میں اسلام کے پورے طور پر غالب آنے سے وہ تمام پیشگوئیاں بتمام و کمال پوری ہو جائیں گی۔ جو قرآن مجید احادیث نبوی اور ائمہ سلف کی کتابوں میں مذکور ہیں اور جنہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر اس زمانہ میں زور و شور کے ساتھ پیش کیا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے "دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی

شادی کی بابرکت تقریب

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عصر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے منجھلے صاحبزادے مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد بی۔ اے، بی۔ ایڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول عزیز آباد کراچی کی شادی کی بابرکت تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عابدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم میاں محمد حنیف صاحب سابق مینیجر ملٹری ڈیری فارم کے ساتھ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے موقع پر پڑھا تھا۔

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے مکان "بیت العطاء" واقعہ دار الرحمت وسطی میں تشریف لاکر اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں بارات موٹر کاروں کے ذریعہ روانہ ہو کر مکرم میاں محمد حنیف صاحب کے مکان واقعہ دار النصر پہنچی۔ جہاں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ پہلے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہٗ مکرم رشید احمد صاحب بھٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے ازاں بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس نظم کے بعض اشعار پڑھے گئے ہیں یہ نظم اور اسی طرح کی ایک اور نظم میں حضور علیہ السلام نے اپنی جسمانی اولاد کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان دعاؤں میں حضورؑ کی روحانی اولاد بھی شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور انہیں حضور علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بنائے اور یہ دعائیں نہ صرف ان دونوں کے حق میں بلکہ ان سے چلنے والی نسلوں کے حق میں بھی پوری ہوتی چلی جائیں۔ ان ارشادات کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

مورخہ ۲۴ دسمبر کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نماز عصر کے بعد اپنے مکان پر دعوت ولیمہ بصورت عصرانہ کا انتظام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بہت سے دیگر احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی تشریف لاکر شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے دعوت چائے کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔

ادارہ الفضل شادی کی اس تقریب سعید پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور آپ کے خاندان نیز مکرم میاں محمد حنیف صاحب اور آپ کے خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا ہر دو لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ریفریشر کورس

ربوہ۔ مورخہ ۲۶ نومبر سوا چار بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے ریفریشر کورس کا آغاز ہوا۔ جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

افتتاحی اجلاس جامعہ احمدیہ کے ہال میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو بشیر الدین صاحب نے کی۔ بعدہٗ سب خدام نے حضور کی اقتداء میں عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مہتمم صاحب مقامی نے خدام الاحمدیہ کا خصوصی پروگرام پیش کیا۔ جس میں بتایا گیا کہ ہم اس سال تربیت اور وقار عمل پر خاص طور پر زور دیں گے اور اس سلسلہ میں ٹاؤن کمیٹی اور صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے ربوہ کی صفائی کا خاص اہتمام کریں گے۔ شعبہ اطفال کا پروگرام بیان کرتے ہوئے آپ نے اپنی بعض مشکلات کا ذکر بھی کیا اور احباب جماعت سے اطفال کی تربیت کے لئے تعاون کا ہاتھ بڑھانے کی درخواست کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ میں خدام سے خطاب کر رہا ہوں۔ مگر میرا خطاب ہر احمدی سے بھی بالواسطہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی خادم ہے احمدیت کا اور اسلام کا۔ احمدیت نام ہے صداقت عجز اور انکساری کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا۔ مخلوق خدا کی ہمدردی۔ خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کی جستجو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی شکل اختیار کرنے کا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدمت تین قسم کی ہوتی ہے۔ بیچی جانے والی یا مول لی جانے والی جیسا کہ معلم یا ڈاکٹر اپنی خدمت کا معاوضہ لیتا ہے۔ پھر بیگار کے طور پر لی جانے والی خدمت ہوتی ہے جو طاقت اور قوت سے لی جاتی ہے۔ جیسا کہ مظلوم کشمیریوں سے آج تک ایسی خدمت لی جا رہی ہے۔ پھر تیسری خدمت وہ ہے جس کا سوتا دل سے اٹھتا ہے۔ جس طرح بچے اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں۔ اس خدمت کا سبب کوئی اجرت نہیں بلکہ وہ محبت کی وجہ سے مجبور ہو کر اپنے ماں باپ کی خدمت کرتے ہیں۔ آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

اسلام و احمدیت کو پہلی دونوں خدمتوں کی ہرگز ضرورت نہیں بلکہ اسلام کو تو ایسی خدمت کی ضرورت ہے۔ جو محبت کے سبب سے ہمیں خدمت کرنے پر مجبور کر دے۔ اس خدمت کی آج اسلام اور احمدیت کو ضرورت ہے۔ اس وقت اسباب کی ضرورت ہے کہ ہمارے دلوں میں احمدیت کی محبت رچ جائے۔ ہم اسلام و احمدیت پر قربان ہوں یہی خدمت کا صلہ ہے اور یہی محبت کا تعلق۔ ایسا شخص خدا کی نگاہ میں محبوب ہو جاتا ہے۔ پھر خدا کی محبت جنت کی خواہش کے لئے نہیں ہونی چاہئے اور میرے نزدیک تو یہ بھی انسان کو اسکے مقام سے گرا دیتی ہے۔

آپ نے خدام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اپنے دل اور دماغ کو ایسا بناؤ کہ اسلام اور احمدیت کی محبت دلوں میں رچ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ سے متعلق خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جس قدر بھی ۱۹۳۸ء سے لیکر اب تک اصولی اور تفصیلی ہدایات اور بے شمار نصائح بیان فرمائی ہیں چاہیئے کہ انہیں خدام الاحمدیہ کتابی صورت میں شائع کرے۔ اس سلسلہ میں جس قدر بھی خرچ ہوگا۔ وہ انہیں ہماری طرف سے ادا کر دیا جائے گا۔

آپ نے وقار عمل کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے سب خدام اور احباب جماعت سے اپیل کی کہ وقار عمل میں جماعت کے ہر فرد کو شامل ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ قادیان میں کس طرح پر جماعت کا ہر فرد وقار عمل کے پروگرام میں شامل ہوا کرتا تھا۔ اگر کسی کو نصف گھنٹہ بھی میسر آتا تو اس میں شامل ہوا کرتے۔ آپ نے وقار عمل کے پروگرام کو موثر بنانے کے سلسلہ میں ہدایت فرمائی کہ وقار عمل کے اعلان سے پہلے ایک معین پروگرام اور کام کی تفصیل ہونی ضروری ہے۔ جب بھی ایسا طریق درج کر دیا جائے گا۔ تو ربوہ کے پروگرام وقار عمل میں خاکسار بھی حاضر ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ وقار عمل کی اصل روح تو اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہ محسوس کرنا ہے۔ آپ نے خدام کو تلقین کی کہ آپ بھی اس طور پر خدام الاحمدیہ کے صحیح اغراض و مقاصد کو اپنائیں اور اپنے انداز فکر کو ایسے طور پر ڈھالیں کہ غیر کہے کہ بہت ملنسار ہیں۔ آپ کے افتتاحی خطاب کے بعد دعا سے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

پونے چھ بجے ریفریشر کورس کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ شروع ہوا۔ اس اجلاس میں شعبہ جات اعتماد۔ وقار عمل۔ صحت جسمانی اور اطفال کا پروگرام پیش کیا گیا۔ آخر میں صاحب صدر نے ان شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۲۷ نومبر کو پونے چھ بجے شام زیر صدارت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ریفریشر کورس کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ناظم اصلاح و ارشاد، ناظم تعلیم، ناظم تجنید اور ناظم مال نے اپنے اپنے شعبہ کی اہمیت اور ضرورت کو دلکش پیرایہ میں واضح کیا۔ اس کے بعد سالکوں نے انہوں نے اپنے شعبہ سے متعلق تجاویز کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور اراکین مجلس سے ان تجاویز کو بروئے کار لانے کے لئے تعاون کی درخواست کی۔

آخر میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ اچھی سکیمیں اسی صورت نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہیں۔ جبکہ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی اچھی روح اور پرخلوص جذبہ ہو۔ پھر اصلاح و ارشاد کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ تبلیغ ہی اسلام کا اصل ہے۔ اسلام کا پہلا رکن "شہادت" خود اہمیت تبلیغ کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ شہادت منکرین کے لئے ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلان کو اسلام کا بنیادی رکن قرار دے کر اسلام نے تبلیغ کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کر دیا۔ آخر میں آپ نے تبلیغ کے طریق کار پر روشنی ڈالی۔ ایک بعد دعا کے ساتھ قریباً ساڑھے سات بجے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

ضروری تصحیح

۲۶ دسمبر کے الفضل میں راجہ ہومیو اینڈ کمپنی لاہور و ربوہ کی دوا پینز کیور (PAINS CURE) کے اشتہار میں ایک نوٹ غلط چھپ گیا ہے۔ اصل یوں ہے۔

نوٹ :۔ "درد تو تین روپے کے پہلے دو کیپسولز سے ہی رک جاتا ہے تاہم پرانے کیس میں کورس پورا کرنا پڑتا ہے۔" (ادارہ)

الفضل میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مرکز سے تعلق

اگر کوئی مجلس قواعد و ضوابط کے مطابق بڑی مستعدی سے کام تو کر رہی ہے۔ لیکن وہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں نہیں بھجواتی جس کے نتیجہ میں وہ مرکز کی راہنمائی حاصل نہیں کرتی اور مرکز سے اس کا کوئی رابطہ باقی نہیں رہ بلکہ بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ تو نہ صرف یہ کہ اس کا کام مرکز کی راہنمائی سے محرومی کی وجہ سے ترقی پذیر اور مفید نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے برعکس اس امر کا ہمیشہ خوف ہو سکتا ہے۔ کہ ایسی مجلس اپنی مستعدی کو آہستہ آہستہ کھو دے۔ اور جس طرح کہ ایک پتہ یا شاخ جو کس قدر ہی سرسبز کیوں نہ ہو۔ درخت سے کٹ کر آہستہ آہستہ خشک ہو جاتی ہے۔

یہ خوف یہاں بھی موجود ہے۔ بلکہ اسکے برعکس ایسی مجلس کے متعلق جو کام میں تو اس قدر بے قاعدہ اور غیر مستعد ہے۔ لیکن وہ اپنے غیر مستفید کام کی رپورٹ باقاعدہ مرکز میں ارسال کرتی ہے۔ تو وثوق کے ساتھ یہ توقع اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ایک باقاعدگی کے نتیجہ میں کسی نہ کسی روز مستعد ترین مجالس میں شامل ہونے کے قابل ہو سکے گی۔ جس طرح کہ ایک کرم خوردہ کسی قدر خشک مگر درخت سے متصل اور اس سے غذا حاصل کرنے والی شاخ کیلئے اس امر کا ہر امکان باقی رہتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی روز پھر سے سرسبز ہو جائے اور ثمر آور ثابت ہو۔

چنانچہ اس حقیقت کے پیش نظر تمام مجالس کے لئے لازمی ہے کہ وہ مرکز سے تعلق قائم رکھیں اور اپنی کارگذاری کی رپورٹ باقاعدہ مرکز میں بھجوائیں۔ اور حسب ضرورت مرکز سے راہنمائی حاصل کرتی رہیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

امۃ العزیز صاحبہ بنت علی محمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کا نکاح منظور احمد صاحب ولد جمال الدین صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ اور رفیقہ پروین صاحبہ بنت علی محمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ناصر احمد صاحب ولد ماسٹر غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ سے پندرہ پندرہ صد روپیہ حق مہر پر خاکسار نے مسجد محلہ دارالیمن ربوہ میں مورخہ ۲۲/۱۲/۶۵ کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (خاکسار محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۹۸۲:۔ میں نعیم خان ولد عبدالجلیل خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن A-76 بلاک نمبر ۲ پی۔ ای۔ سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱؍ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ایک ہزار اٹھائیس روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۳۱؍ اگست ۱۹۶۵ء

العبد نعیم خان بقلم خود۔
گواہ شد۔ محمد شفیع خان نجیب آبادی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی۔
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۸۳:۔ میں آصفہ نعیم خان زوجہ نعیم خان قوم جٹ پیشہ پرائیویٹ پریکٹس عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن A-76 بلاک ۲ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی کراچی ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱؍ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ میرا حق مہر مبلغ دس ہزار (۱۰،۰۰۰ روپے) ہے۔ جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزن ۸ تولہ
۲۔ کڑے ” ایک جوڑی وزن ۴ تولہ
۳۔ گلے کا ہار ” ۴ عدد وزن ۱۰ تولہ
۴۔ انگوٹھیاں ” ۵ عدد وزن ۲ تولہ
۵۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ
۶۔ نتھ طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ
۷۔ کانٹے طلائی تین جوڑی وزن ۴ تولہ

جملہ وزن ۳۰ تولہ قیمت مبلغ تین ہزار چھ صد روپے ۳۶۰۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۳۔ میں پرائیویٹ پریکٹس کرتی ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے آمد چار صد روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتی رہوں۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۳۱؍ اگست ۱۹۶۵ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ آصفہ نعیم خان۔
گواہ شد:۔ نعیم خان ولد عبدالجلیل خان خاوند موصیہ۔
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۸۹:۔ میں عبدالستار خادم ولد علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ واقف زندگی عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۴۴ء ساکن نپڈی دبونیاں ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶؍۱ /۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجھے دفتر وقف جدید سے ماہوار ۶۰/- روپے صرف ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت ۱۶؍۱ /۶۵ سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد عبدالستار خادم واقف زندگی معلم وقف جدید بقلم خود
گواہ شد۔ صوفی عبدالغفور موصی ۱۴۳۴۸ دفتر وقف جدید ربوہ
گواہ شد۔ بشیر احمد واقف زندگی معلم وقف جدید۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے صرف یو ایس اے کے مینوفیکچررز/سپلائیرز سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ اس بات کو ترجیح دی جائے گی کہ ٹنڈر پاکستانی ایجنٹوں کی وساطت سے ارسال کئے جائیں اور قیمتوں میں شامل شدہ ایجنٹ کی کمیشن واضح طور پر بیان کی جائے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ مختصر کیفیت سٹور اور مقدار	قیمت مکمل ٹنڈر دستاویزات بشمول ڈاک و پیکنگ خرچ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	تاریخ اور وقت جب واجب ہیں	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
64	P6/104/D4 (AID LOAN.070) (4/14 RE – ADY) ہائیڈرالک سپرنگ بلکنگ پریس۔ ایک آئٹم	۱۰ روپے	۲۷؍دسمبر ۶۵ء تا ۹ فروری ۶۶ء	۱۰؍فروری ۶۶ء بوقت ۸ بجے صبح	۱۰؍فروری ۶۶ء بوقت ۸½ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم ناقابل منتقلی، زیر دستخطی دفتر اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے دوران مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر مل سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے عوض قبول نہیں کئے جائیں گے۔ یو ایس اے میں مقیم ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دستاویزات دفتر کونسلیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲ ایسٹ ۶۵ سٹریٹ نیویارک ۲۱ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف مقررہ فارموں پر آنے والی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۳۔ اس سلسلے میں کوئی ٹنڈر یا استفسار یا ترسیل زر زیر دستخطی کے ذاتی نام پر ارسال نہ کریں۔

۴۔ مقامی فرمیں جو زر مبادلہ کے سلسلہ میں کسی معاونت کے بغیر ایکس سٹاک پیش کرنے کی پوزیشن میں ہیں وہ بھی فری ڈیلیوری کراچی یا سٹور زیورہ کی بنیاد پر کوٹیشن بھیج سکتی ہیں

اے حمید (ستارۂ خدمت) پی آر ایس۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز۔

INF (K) 2958

ہرا کستانی

جانوروں کا مہلک اپھارہ

اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے بفضل تعالیٰ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اکسیر گل گھوٹو "اکسیر منہ کھر" اکسیر کنار" اور تریاق زہرباد" وغیرہ بھی نہایت کامیاب دوائیں ہیں۔ ایک جانور کے لئے "اکسیر گل گھوٹو" اور اکسیر کنار" کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے باقی تمام ادویات کی قیمت ۷۵ پیسے فی جانور ہے ایک درجن یا اس سے زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی لاہور ربوہ

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جاسکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو

اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کے روزوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی سمجھتے ہیں اور معمولی معمولی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا۔ میں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیا۔ پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا تو ضرور ضعف بھی ہو گا اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور اُسے ضعف نہ ہو۔ بلکہ اس کے اندر طاقت اور قوت پیدا ہو جائے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو یہ نشان بطور اعجاز عطا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ مہینے متواتر روزے رکھے اور دو تین تولے سے زیادہ آپ کی غذا نہ ہوتی تھی۔ بلکہ معجزانہ طور پر آپ کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی۔ اس معجزانہ حالت سے الگ ہو کر کوئی آدمی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا جسے روزے سے ضعف نہ ہو۔ اس لئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو کہ وضو کرنا اسے کوئی نقصان نہ دیتا ہو بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وہ وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہو گا اسی طرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہو گی جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو اس میں روزہ ترک کر سکتا ہے کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے تو وہ بڑھ جائے گی۔

میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی۔ اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہو گا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح بعض بیماریاں دیکھنے میں بہت بڑی ہوں گی لیکن روزے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے روزہ ان میں ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔

اور بعض اوقات تو خود روزہ صحت کا باعث بن جاتا ہے میں اپنی ذات کے متعلق ہی بتاتا ہوں میں عام طور پر بیمار رہتا ہوں اور خدا تعالےٰ نے مجھے اپنی بیماری کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کی سمجھ دی ہے کہ اس پر روزہ رکھنے سے کیا اثر پڑے گا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس میں غلطی نہیں کر سکتا بلکہ بعض دفعہ میرا اندازہ بھی غلط نکلتا ہے انہی ایام میں میں نے اپنی حالت کا جب اندازہ لگایا تو میں نے محسوس کیا اگر میں روزہ رکھوں تو میں برداشت نہیں کر سکوں گا مگر بیماری پر اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر میں نے پہلا روزہ رکھا جس سے نہ صرف کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ طبیعت میں بشاشت پیدا ہوئی۔ تب میں نے سمجھا اپنی بیماری کے متعلق جو میرا خیال تھا کہ شاید روزہ رکھوں تو کوئی نقصان نہ ہو وہ ٹھیک ہے اور جو خطرہ تھا کہ ممکن ہے نقصان ہو وہ غلط تھا۔ پس جس بیماری پر روزہ کا کوئی اثر نہ ہو اس پر اس بیماری کا حکم عاید نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے روزہ ترک کر دیا جائے"۔

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر دلی تعزیت کا اظہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی کامل اطاعت کا عہد

سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کے امراء اضلاع کی قراردادیں!

۱۔ سابق صوبہ پنجاب اور بہاولپور کے امراء اضلاع بشمول صوبائی امیر مشرقی پاکستان اپنے اجلاس منعقدہ ۱۵ دسمبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پُرملال پر اپنے دلی دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضورؓ کو اپنے خاص قرب کا مقام عطا فرمائے اور جملہ افراد جماعت احمدیہ کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضور کے ارشادات پر پورے طور پر عمل پیرا ہوں اور حضور کے منشاء مبارک کے مطابق اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت سرانجام دے سکیں۔ ہم سب اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق اپنے غم کا اظہار انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ میں کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

۲۔ نیز ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کو آیت استخلاف کے تحت اللہ تعالےٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت کی خوف کی حالت کو امن کے ساتھ تبدیل فرمایا ہم سب حضور کی خدمت میں اپنی کامل وفاداری اور اطاعت کا عہد کرتے ہیں اور حضور کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عہد کے صحیح طور پر نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مرزا عبد الحق

(امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور)

چندہ وقفِ جدید

وقف جدید کا آٹھواں سال مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وصول شدہ چندہ اس تاریخ تک داخل خزانہ کروا دیں تاکہ چندہ دہندگان کا حساب صاف ہو جائے۔ یکم جنوری کو داخل ہونے والا چندہ بقایا میں محسوب ہو گا۔

(ناظم مال وقف جدید)

ولادت

عزیزم دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی کراچی کے ہاں ۴ دسمبر کی صبح کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام مبارک احمد تجویز فرمایا ہے احباب و بزرگان کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی صحت و سلامتی کے ساتھ درازی عمر، نیک اور خادم سلسلہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاری محمد امین۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کو بے شمار پریشانیاں لاحق ہیں جن سے طبیعت سخت مغموم اور فکر مند رہتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے سب پریشانیاں دور فرما دے اور خاص فضل و رحم فرما کر سب دلی مرادیں پوری کرے اور انجام بخیر ہو

(حاجی محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ ربوہ)

80

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ضیا ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن مائنٹ
پوسٹ بکس 87 ملتان

رجسٹ